منتخب احادیث

منتخب احادیث

MUNTAKHAB AHADEES (Urdu)

(Selected Sayings of the Holy Prophet (peace be upon Him)

Present edition in INDIA in August 2016

copies-1000

Published by:

NAZARAT NASHRO ISHA'AT QADIAN

Dist. Gurdaspur, Punjab-143516 - India

Printed at :

Fazle Umar Printing Press QADIAN

ISBN-

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

کلمہ طیّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے محبّت کے جُرم میں گرفتاریوں، مقدمات، قید و بَند، تشدّد وتعذیب اور قتل و غارت کو بلالی رُوح کے ساتھ برداشت کرنے والے احمدیوں کی طرف سے جماعتِ احمدیہ عالمگیر کی صَد سالہ جوبلی کے مُبارک مَوقع پر ایک پاکیزہ تحفہ۔

فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
	مقدمہ	1
1	نِیّتوں اور اعمال کی نسبت	2
3	اللہ تعالیٰ کے نام کی عظمت	3
5	لاثانی توحید	4
6	بہترین ذکر- ذکرِ الٰہی	5
10	محبتِ الٰہی	6
15	قرآنِ کریم	7
17	رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ	8
20	اسلام کی بنیاد	9
22	نماز کی شرائط اور آداب	10
26	روزہ	11
28	حج	12

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
13	انفاق فی سبیل اللہ	30
14	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر	35
15	حلال وحرام	38
16	نکاح	40
17	حُسنِ سلوک	42
18	اسلامی معاشرہ	47
19	شکرگزاری واحسان مندی	50
20	والدین سے حُسنِ سلوک	51
21	ہمسایہ سے حُسنِ سلوک	53
22	کمزوروں سے شفقت	55
23	عفوودرگزر	56
24	کھانے پینے کے آداب	57
25	لباس	58
26	صفائی وپاکیزگی	60
27	حَسَد	61

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
63	تکبّر	28
64	جُھوٹ	29
66	مسلمانوں کا تنزّل	30
68	امام مہدی کی بعثت	31
73	خطبہ حجۃ الوداع	32

☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

مقدمہ

اسلام ایک عظیم مذہب (دین یا ضابطۂ حیات) ہے اس کی عظمت کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ قرآن کریم غلطیوں سے پاک اور کامل تعلیمات کا حامل ہے اور یہ کہ بانئ اسلام سیّدنا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اُن تمام تعلیمات پر کماحقہٗ خود عمل پیرا رہے اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تعلیمات پیش فرمائیں ان کا اپنی ذات کے ذریعہ ایک زندہ جاوید نمونہ بھی پیش فرمایا۔

آپ کے عمل اور تعلیمات میں گہری اور مضبوط مطابقت نے آپ کے صحابہ پر آپ کے اسوہ حسنہ کے نہ مٹنے والے نقوش پیدا کردیئے۔ آپؐ کے وصال کے بعد آپ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سیّدنا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیّبہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ آپ کا عمل قرآن (کی تفسیر) تھا۔

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ارشادات اور وحی الٰہی میں کوئی تضاد نہ تھا۔ آپ کی طرف نازل ہونے والی وحی مصفّٰی تھی جس میں آپ کے نفس کی خواہشات کا مطلق دخل نہ تھا۔ قرآن کریم آپ کے متعلق یہ شہادت دیتا ہے کہ آپ اپنی جانب سے خود کچھ نہیں فرماتے تھے بلکہ آپ کے تمام ارشادات وحی الٰہی کے مطابق ہیں۔

چنانچہ اس میں کوئی تعجب نہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قرآن کریم میں تمام انسانوں کے لئے قیامت تک کے لئے ایک کامل نمونے کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اللہ جلّ شانہٗ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ''تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول میں ایک پاک نمونہ ہے۔''

بنی نوع انسان سے تعلق رکھنے والے بعض امور کے بارہ میں قرآن کریم کی آیات کا ایک انتخاب پہلے ہی شائع کیا جاچکا ہے۔ اب احادیث کا ایک مختصر انتخاب یا دوسرے الفاظ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیّبہ۔ آپ کے شب وروز اور آپ کے فرمودات پر مبنی ایک انتخاب پیش ہے۔ ان فرمودات کے پڑھنے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روزمرّہ کی زندگی، آپ کی عبادت، آپ کے عظیم الشان رُوحانی درجات اور طرزِ تعلیم وتلقین کے متعلق معلومات ہوسکیں گی۔

بعض روایات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ہی میں لکھی جا چکی تھیں لیکن اکثر روایات آپؐ کے وصال کے تقریباً دوسَو سال بعد ضبطِ تحریر میں لائی گئی ہیں۔ باوجود اس کے کہ اکثر روایات اس قدر لمبے عرصہ کے بعد جمع کی گئیں۔ پھر بھی ان روایات کو مندرجہ ذیل وجوہ کی بناء پر انتہائی معتبر خیال کیا جاسکتا ہے۔

چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات آپ کے صحابہ کی نگاہ میں انتہائی بابرکت یقین کئے جاتے تھے لہٰذا آپ جو کچھ فرماتے تھے وہ آپ کے صحابہ فی الفور حفظ کرلیا کرتے تھے اور بعد میں (صحابہ ان فرمودات کو) اپنے درمیان متواتر بیشمار اوقات میں دہراتے رہتے تھے۔

دوسری اہم وجہ یہ تھی کہ آپ کا فرمودہ کلام انتہائی مذہبی جوش اور عقیدت سے سُنا جاتا تھا۔ آپؐ کے اصل فرمودہ الفاظ میں کسی قسم کی تحریف یا معمولی ردّوبدل بھی اللہ تعالیٰ کے حضور قابلِ

مواخذہ جرم خیال کیا جاتا تھا۔ اس بارہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے الفاظ میں یہ تنبیہ ہے کہ ''وہ شخص جو مجھ سے ایسے الفاظ منسوب کرتا ہے جو مَیں نے نہیں کہے (آخرت میں) اُس کی جگہ جہنّم میں ہوگی۔''

تیسرے یہ کہ جب لوگ آپ کے متعلق یا آپ کی بیان فرمودہ کوئی روایت کسی کے سامنے بیان کرتے تھے تو ایسی روایت سُننے والے کا یہ فرض خیال کیا جاتا تھا کہ وہ نہ صرف اس روایت کو حفظ کرے بلکہ راوی کا نام اور اس کے کوائف بھی حفظ کرے تا کہ اگر روایت کی صحت کی مزید تحقیق ضروری خیال کی جائے تو آگے روایت بیان کرنے والا اصل راوی کی سند پیش کر سکے۔

چوتھی اہم وجہ یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے بھی قومِ عرب اپنے لازوال حافظے کے لئے مشہور تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل بھی عربوں میں ایسے لوگوں کا ملنا مشکل نہ تھا جنکو عرب شعراء کے ایک لاکھ یا اس سے زائد اشعار یاد نہ ہوں۔ اس کے علاوہ شجرۂ نسب یادرکھنے میں بھی عرب مشہور تھے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد آپ کے متبعین کا روحانی درجہ بہت زیادہ بلند ہو گیا تھا۔ اور مبالغہ آمیزی کی عادت کی مذّمت کی جانے لگی تھی مزید برآں قرآن کریم میں نہ صرف راست گوئی کی بلکہ روایتوں کی صحت کی تحقیق کی بھی بے حد تاکید موجود ہے۔

ان وجوہات کی بناء پر بانیٔ اسلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال جمع کرنے میں ایسی خصوصی احتیاط برتی گئی جو دوسرے تاریخی مواد کے جمع کرنے میں کبھی بھی بالکل اختیار نہیں کی گئی تھی۔

ان اقوال کے جمع کرنے کے دوران مسلمان علماء نے اس قدر تفصیلی چھان بین سے کام لیا

اور روایتوں کی صحت کی جانب اس قدر توجہ دی جس کے باعث کسی دوسرے (تاریخی) ذخیرے کے جمع کرنے کے کام کا مقابلہ بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کے جمع کرنے کے کام سے نہیں کیا جاسکتا۔ ہر حدیث کے راویوں کی زنجیر کی ہر کڑی کا ذکر احادیث کے تمام بڑے مجموعات میں مذکور ہے۔ یہاں تک کہ راویوں کے اخلاق اور ان کے مستند ہونے کی جانچ پڑتال کا کام ایک علیحدہ مستقل مضمون کی حیثیت اختیار کرگیا جس کے نتیجہ میں روایتوں کی صحت پرکھنے اور ان کا تجزیہ کرنے کے لیے تاریخِ انسانی میں پہلی بار ایک جدید صنف کا اضافہ ہوگیا۔

اپنے ان قارئین کے فائدے کے لئے جو اسلام کے متعلق بہت کم واقفیت رکھتے ہیں ہم یہاں پر یہ بتانا ضروری خیال کرتے ہیں کہ احادیث کے موضوع پر جو درجنوں کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں علماءِ اسلام کے نزدیک چھ غیر معمولی اہمیت کی حامل تصور کی جاتی ہیں۔ یہ صحاحِ ستّہ کہلاتی ہیں (یعنی چھ مستند) زیرِ نظر مختصر مجموعہ میں پیش کی جانے والی اکثر احادیث مذکورہ چھ کتبِ احادیث سے ماخوذ ہیں۔اُن کتب احادیث اور ان کے جمع کرنے والے علماء کا تعارف ذیل میں پیش ہے۔

صحیح بخاری

قرآن کریم کے بعد یہ کتاب سب سے زیادہ مستند خیال کی جاتی ہے۔اس کتاب کے جمع کرنے والے بخارا کے رہنے والے محمد اسمٰعیل تھے جو عرف عام میں امام بخاری کہلاتے ہیں۔(پیدائش ۱۹۴ھ وفات ۲۵۶ھ مطابق ۸۱۶ء تا ۸۷۰ء)

صحیح مسلم

اہمیت کے لحاظ سے صحیح مسلم کا دوسرا درجہ خیال کیا جاتا ہے اس کے جمع کرنے والے مسلم

بن الحجاج تھے جو علاقہ خراسان کے شہر نیشاپور کے رہنے والے تھے (پیدائش ۲۰۲ سنہ ھ وفات ۲۶۱ سنہ ھ)

جامع الترمذی

تیسرے درجہ پر جامع الترمذی ہے اس کے جمع کرنے والے امام محمد بن عیسیٰ ترمذ کے رہنے والے تھے۔ (پیدائش ۲۰۹ ھ وفات ۲۷۹ سنہ ھ)

سنن ابوداؤد

اگلے درجہ پر سنن ابوداؤد ہے جس کے جمع کرنے والے سلیمان بن الاشعث تھے جو ابو داؤد کے نام سے پہچانے جاتے تھے (پیدائش ۲۰۲ سنہ ھ وفات ۲۷۵ سنہ ھ)

سنن ابن ماجہ

مستند ہونے کے اعتبار سے پانچویں نمبر پر سنن ابن ماجہ ہے اس کے جمع کرنے والے محمد ابن ماجہ تھے جو عراق کے مشہور شہر قزدین کے رہنے والے تھے۔ (پیدائش ۲۰۹ سنہ ھ وفات ۲۷۵ ھ)

سنن نسائی

چھٹے نمبر پر حدیث کی کتاب سنن نسائی ہے۔ اسکو احمد بن شعیب نے جمع کیا تھا جو خراسان کے شہر نساء کی وطنیت کی وجہ سے نسائی کہلاتے تھے۔ (پیدائش ۲۱۵ سنہ ھ وفات ۳۰۶ سنہ ھ)

مُؤَطّا امام مالک

صحاحِ ستّہ (یعنی چھ مستند) کے علاوہ ایک اور اہم مجموعہ احادیث ہے جو موطا امام مالک

کے نام سے مشہور ہے۔اس کے جمع کرنے والے مالک بن انس عام طور پر امام مالک کے نام سے مشہور ہیں یہ کتاب صحاحِ ستّہ میں اس لیے شامل نہیں کی جاتی ہے کہ یہ دراصل فقہ کی کتاب تصوّر ہوتی ہے جس میں فقہ کے مسائل کے بیان میں احادیث بیان ہوئی ہیں۔ جوروایات مَوَطَّا امام مالک میں بیان ہوئی ہیں ان کا مستند ہونا اس بات سے ظاہر ہے کہ وہ سب کی سب صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں بھی شامل ہیں۔احادیث جمع کرنیوالوں میں امام مالک کا درجہ اس قدر بلند ہے کہ آپ کو امام المحدثین کہا جاتا ہے۔ (یعنی احادیث جمع کرنے والوں کا امام) اوراحادیث جمع کرنے والے علماء میں سب ہی نے آپ کے اس بلند مقام کی تصدیق کی ہے۔

☆☆☆

بسم الله الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

نیّتوں اور اعمال کی نسبت

۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِیءٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ۔

(بخاری باب کیف کان بدءالوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہ سفیان نے ہمیں بتایا کہ ہم سے یحیٰی بن سعید الانصاری نے کہا کہ مجھے محمد بن ابراہیم تیمی نے خبر دی کہ انہوں نے علقمہ بن وقاص اللّیثی سے سنا کہ میں نے

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے سُنا جبکہ وہ منبر پر تھے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے تھے کہ سب اعمال کا انحصار تو نیتوں پر ہوتا ہے اور ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی بدلہ ملتا ہے۔ پس جس نے اللہ تعالیٰ اور رسول کی خاطر ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور رسول کی خاطر ہوگی اور جس نے دنیوی مقاصد کے حصول کی نیت کی اس کو دنیوی مقاصد حاصل ہونگے اور اگر کسی نے کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کے مقصد سے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی امر کے لئے ہوگی جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔ (بخاری)

۲- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللهُ عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ۔

(بخاری کتاب الایمان باب المسلم من سلم ...)

حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ——— اصل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامتی میں رہیں اور اصل مہاجر وہ ہے جو اس بات کو جسے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے چھوڑ دے۔ (بخاری)

اللہ تعالیٰ کے نام کی عظمت

۳- عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ : وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیَّاتٌ بِیَمِیْنِہٖ ، سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۔ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَنَا الْجَبَّارُ، اَنَا الْمُتَکَبِّرُ، اَنَا الْمَلِکُ، اَنَا الْمُتَعَالُ یُمَجِّدُ نَفْسَہٗ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُرَدِّدُھَا، حَتّٰی رَجِفَ بِھَا الْمِنْبَرُ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیَخِرُّ بِہٖ۔

(مسند احمد صفحہ ۸۸ جلد ۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر بیٹھے ہوئے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

"وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ۔ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۔"

کہ آسمان اور زمین دونو (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہونگے وہ پاک ہے اور بہت بلند ہے ان شریکوں سے جو لوگ اس کے مقابل میں ٹھہراتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

مَیں بڑی طاقتوں والا اور نقصان کی تلافی کرنے والا ہوں۔ انتہائی بلند مرتبہ والا اور انتہائی بلند شان والا بادشاہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس طرح اپنی ذات کی حمد اور بزرگی بیان کرتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ کو اس قدر جوش سے دہراتے چلے گئے کہ منبر زور سے ہلنے لگا

اور ہمیں خیال ہوا کہ کہیں آپ منبر سے گر ہی نہ جائیں۔

۴- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِيْمِ۔

(بخاری کتاب الرد علی الجهنية ...باب قول الله يضع الموازين بالقسط)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمے اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں وہ زبان پر ہلکے ہیں مگر تول میں وزنی ہیں اور وہ ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِيْمِ۔

لاثانی توحید

۵- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كَذَّبَنِيْ عَبْدِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ ، وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ، تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ اَنْ يَّقُوْلَ فَلَنْ يُّعِيْدَنَا كَمَا بَدَأَنَا، وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ يَقُوْلُ اِتَّخَذَ اللهُ وَلَدًا، وَأَنَا الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِّيْ كُفُوًا اَحَدٌ۔

(مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۱۷)

ہمام بن منبّہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ یہ بات ابو ہریرہؓ نے ہم سے بیان کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میری کبریائی کا انکار کرتا ہے جبکہ یہ اسے زیب نہیں دیتا۔ وہ مجھے گالیاں دیتا ہے حالانکہ اسے ایسا کرنے کا حق نہیں تھا۔ اس کا میری کبریائی کا انکار کرنا یہ ہے کہ وہ یہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو ایک مرتبہ پیدا کیا، لیکن مرنے کے بعد دوبارہ اس کی پیدائش پر قادر نہیں ہوں۔ مجھے گالی دینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ نے کسی کو اپنا بیٹا بنایا ہے حالانکہ میری ذات صمد یعنی بے نیاز ہے نہ میں نے کسی کو جنا ہے نہ میں جنا گیا ہوں اور نہ ہی میرا کوئی ہمسر ہوسکتا ہے۔

بہترین ذکر ——— ذکرِ الٰہی

۶- عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اَفْضَلُ الذِّکْرِ : لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب دعوۃ المسلم مستجابۃ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں) اور بہترین دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے (کہ اللہ تعالیٰ ہی تمام تعریف کے لائق ہے)۔

۷- عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُہٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ ۔ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ : فَقَالَ مَثَلُ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ وَالْبَیْتِ الَّذِیْ لَا یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ۔)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جو ذکر الٰہی کرتا ہے بمقابلہ اس کے جو ذکر الٰہی نہیں کرتا اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک زندہ شخص کے مقابلے میں مُردہ شخص۔

اور مسلم کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ گھر جس میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جس میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا اس کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔

۸- عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَجْھَرُوْنَ بِالتَّکْبِیْرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَیُّھَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِنَّکُمْ لَسْتُمْ تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّکُمْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا قَرِیْبًا وَھُوَ مَعَکُمْ ۔

(مسلم کتاب الذکر استحباب خفض الصوت بالذکر)

حضرت ابوموسیٰ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبکہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے لوگوں نے بآواز بلند تکبیر (یعنی اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے) کہنا شروع کردی۔ (اُس پر) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ’’اے لوگو اپنے لئے میانہ روی کا راستہ اختیار کرو۔ تم نہ تو ایسی ہستی کو مخاطب کر رہے ہو جو سُننے کی طاقت نہیں رکھتی اور نہ ایسی ہستی کو جو کہ ہر جگہ موجود نہیں۔۔ تم ایسی ہستی کو مخاطب کر رہے ہو جو تمہارے قریب اور ساتھ ہے۔

۹- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ لِلّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَلَائِکَۃً سَیَّارَۃً فُضُلًا یَتَّبِعُوْنَ مَجَالِسَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِیْہِ ذِکْرٌ قَعَدُوْا مَعَھُمْ وَحَفَّ بَعْضُھُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِھِمْ حَتّٰی یَمْلَؤُا مَا بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَی السَّمَآءِ قَالَ: فَیَسْأَلُھُمُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ مِنْ

اَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْاَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيُهَلِّلُوْنَكَ وَيَحْمِدُوْنَكَ وَيَسْئَلُوْنَكَ، قَالَ : وَمَاذَا يَسْأَلُوْنِيْ؟ قَالُوْا : يَسْئَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِيْ؟ قَالُوْا : لَا اَيْ رَبِّ، قَالَ : فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِيْ، قَالُوْا : وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ قَالَ : وَمِمَّا يَسْتَجِيْرُوْنَنِيْ؟ قَالُوْا : مِنْ نَارِكَ يَارَبِّ، قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِيْ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِيْ ؟ قَالَ وَيَسْتَغْفِرُوْنَكَ قَالَ : فَيَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَاَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوْا وَاَجَرْتُهُمْ مِمَّا اِسْتَجَارُوْا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ، قَالَ : فَيَقُوْلُ : وَلَهٗ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ۔

(مسلم کتاب الذکر باب فضل مجالس الذکر)

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض عالی مرتبہ ملائکہ اُن انسانوں کی تلاش میں گھومتے رہتے ہیں جو ذکر الٰہی کے لیے مجلسوں میں جمع ہوتے ہیں جب وہ (ملائکہ) کسی ایسی مجلس کو دیکھتے ہیں جو اللہ جلّ شانہٗ کے ذکر میں مشغول ہوتی ہے تو ملائکہ ان پر اپنے پَر پھیلا کر اس میں شریک ہوجاتے ہیں ایسی حالت میں وہ (ملائکہ) ایک دوسرے کے اوپر اُڑ رہے ہوتے ہیں یہاں تک کہ زمین اور پہلے آسمان کے درمیان ساری فضا ان (ملائکہ) کی موجودگی سے پُر ہوجاتی ہے۔

(یہ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت کا استعارہ کے رنگ میں ذکر ہے اور اس کو ظاہری شکل میں نہ لینا چاہئے۔ ناقل) جب لوگ (انسان) اس مجلس سے اُٹھ جاتے ہیں تو ملائکہ بھی آسمان

کی طرف واپس چلے جاتے ہیں۔تب اللہ جل شانہ ان (فرشتوں) سے پوچھتا ہے (حالانکہ وہ خود بخوبی جانتا ہے کہ کیا واقعہ ہوا ہے۔تم کہاں سے ہوکر آرہے ہو؟ تو وہ (ملائکہ) جواب دیتے ہیں ہم تیرے کچھ ایسے بندوں کے پاس سے آرہے ہیں جو کہ تیری ثنا (تعریف) کررہے تھے۔تیری کبریائی کے گُن گا رہے تھے۔تیری توحید کا اعلان کررہے تھے۔تیری حمد کررہے تھے اور تُجھ سے دُعائیں مانگ رہے تھے۔تب اللہ جلّ شانہٗ دریافت کریگا کہ وہ دُعامیں مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ تب فرشتے جواب میں کہتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنّت مانگ رہے تھے۔تب اللہ تعالیٰ اُن سے پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے میری جنّت دیکھی ہے۔تو فرشتے جواب دیتے ہیں۔نہیں ہمارے آقا انہوں نے تیری جنّت نہیں دیکھی ہے۔اُس پر اللہ تعالیٰ فوراً سوال کرتا ہے کہ اگر انہوں نے میری جنّت کو دیکھا ہوتا تو پھر کیا مانگتے؟ ملائکہ اپنے جواب کو جاری رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ تیری پناہ مانگتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اس پر پوچھتا ہے کہ وہ کس چیز سے میری پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ تیرے آگ کے عذاب سے۔پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے میری آگ کے عذاب کو دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں۔نہیں۔انہوں نے وہ آگ نہیں دیکھی ہے۔اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر انہوں نے میری آگ کے عذاب کو دیکھا ہوتا تو کیا ہوتا؟ تب ملائکہ کہتے ہیں کہ وہ تیری طرف سے بخشش کے طلبگار رہیں۔اللہ تعالیٰ جواب میں کہتا ہے کہ میں نے ان کو وہ سب کچھ عطا کردیا جو انہوں نے کبھی بھی مجھ سے مانگا اور مَیں نے ان کو اپنی پناہ میں لے لیا جو انہوں نے مجھ سے مانگی۔تب فرشتے کہتے ہیں کہ اے ہمارے آقا ان میں سے ایک آدمی تو سخت گناہ گار ہے وہ تو اس (مجلس) کے پاس سے گزر رہا تھا اور ان کے پاس چند لمحوں کے لئے بیٹھ گیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کو بھی مَیں نے معاف کیا وہ میرے رحم وکرم کے ایسے مستحق ہیں کہ جو ان کی مجلس میں شریک ہوگیا وہ بھی میری بخشش سے محروم نہیں رہا۔

محبّتِ الٰہی

۱۰- عَنۡ اَبِی الدَّرۡدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ : قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ : کَانَ مِنۡ دُعَآءِ دَاوٗدَ عَلَیۡہِ السَّلَامُ : اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنۡ یُّحِبُّکَ وَالۡعَمَلَ الَّذِیۡ یُبَلِّغُنِیۡ حُبَّکَ ، اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنۡ نَّفۡسِیۡ وَاَھۡلِیۡ وَمِنَ الۡمَآءِ الۡبَارِدِ

(ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت ابودَرداءرضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نبی حضرت داوٗد علیہ السلام ان الفاظ میں دُعا فرماتے تھے۔

اے میرے آقا مجھ کو اپنی محبت کا سزاوار کر اور ان لوگوں کی محبّت عطا کر جو تُجھ سے محبّت کرتے ہیں اور ایسے کام کرنے کا شوق (محبت) عطا کر جس سے تیری خوشنودی (محبّت) حاصل ہو۔ اے میرے آقا مجھکو میری زندگی کی محبت سے بھی بڑھ کر اور اپنے عزیز واقرباء کی محبّت سے بھی بڑھ کر اور اُس شخص کی ٹھنڈے پانی کی خواہش سے بھی بڑھ کر جو سخت دھوپ میں گرمی سے مر رہا ہو ان سب سے بڑھ کر اپنی محبت عطا کر۔

۱۱- عَنۡ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ : ثَلَاثٌ مَنۡ کُنَّ فِیۡہِ وَجَدَ بِھِنَّ حَلَاوَۃَ الۡاِیۡمَانِ : اَنۡ یَّکُوۡنَ اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ اَحَبَّ اِلَیۡہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَاَنۡ یُّحِبَّ الۡمَرۡءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ، وَاَنۡ یَّکۡرَہَ اَنۡ یَّعُوۡدَ فِی الۡکُفۡرِ بَعۡدَ اَنۡ

اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ۔

(بخاری کتاب الایمان باب حلاوۃ الایمان)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

تین باتیں ہیں جس میں وہ ہوں وہ ایمان کی حلاوت اور مٹھاس کو محسوس کرے گا۔اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ اوراس کا رسولؐ باقی تمام چیزوں سے اُسے زیادہ محبوب ہوں۔دوسرے یہ کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرے اور تیسرے یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے کفر سے نکل آنے کے بعد پھر کفر میں لوٹ جانے کو اتنا ناپسند کرے جتنا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

۱۲- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ۔

(مسلم کتاب التوبۃ باب فی سعۃ رحمۃ اللہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

اگر ایک مومن کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی سختی اور وسعت کا علم ہو جائے تو اس کو جنت کے حصول سے مایوسی ہو جائے اور اگر ایک کافر کو اللہ تعالیٰ کی بے اندازہ رحمت کا علم ہو جائے تو وہ جنت کے حصول سے کبھی مایوس نہ ہو۔

۱۳- عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِىْ
بِىْ فَلْيَظُنَّ بِىْ مَا شَاءَ ۔

(بخاری کتاب التوحید باب یحذرکم اللہ نفسہ ومسند دارمی باب حسن الظّنّ)

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:
میرا اپنے بندوں کے ساتھ برتاؤ اپنی ذات کے ساتھ حُسنِ ظن اور بدظنی رکھنے کے درجہ کے مطابق ہوتا ہے۔

۱۴- عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ : قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ : اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِىْ بِىْ وَاَنَا مَعَهٗ حَيْثُ يَذْكُرُنِىْ وَاللّٰهِ ! اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَآلَّتَهٗ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَىَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا ، وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَىَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا، وَاِذَا اَقْبَلَ اِلَىَّ يَمْشِىْ اَقْبَلْتُ اِلَيْهِ اُهَرْوِلُ۔

(مسلم کتاب التوبۃ باب فی الحضّ علی التوبۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔"میں اپنے بندے سے اس کے اس حُسنِ ظن کے مطابق سلوک کرتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے جہاں بھی وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔"
خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ پر اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنا وہ شخص بھی خوش نہیں ہوتا جسے جنگل بیابان میں اپنی گمشدہ اونٹنی مل جائے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔"جو شخص مجھ سے بالشت بھر قریب ہوتا ہے میں اس سے گز بھر قریب ہوتا ہوں اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو

مَیں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو مَیں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔"

۱۵- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰی نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰی بَنِیْهِ فَقَالَ اِذَا اَنَا مِتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ اسْحَقُوْنِیْ ثُمَّ ذَرُوْنِیْ فِی الرِّیْحِ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَیَّ رَبِّیْ لَیُعَذِّبُنِیْ عَذَابًا مَّا عَذَّبَهٗ اَحَدًا قَالَ فَفَعَلُوْا بِهٖ ذٰلِكَ، فَقَالَ لِلْاَرْضِ اَدِّیْ مَا اَخَذْتِ، فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهٗ: مَا حَمَلَكَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ قَالَ خَشْیَتُكَ اَوْ مَخَافَتُكَ یَارَبِّ! فَغَفَرَ لَهٗ۔

(بخاری کتاب التوحید، ابن ماجہ کتاب الزھد باب ذکر الذنوب، مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۶۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے کہ:-

ایک مرتبہ ایک ایسا شخص تھا جس نے بہت گناہ کئے تھے جب وہ مرنے لگا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ میرے مرنے کے بعد میری لاش کو جلا دینا۔ ریزہ ریزہ کر کے اُس کا سفوف بنا دینا اور پھر میرے جسم کی راکھ کو سمندر کے قریب لے جا کر ہوا میں بکھیر دینا۔ مجھے قَسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھکو پکڑ لیا تو مجھ کو ایسی سزا دیگا جو آج تک کسی کو نہ دی ہوگی (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا کہ بیٹوں نے وہی کیا جو ان کو کہا گیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اس شخص کے جسم کے تمام ذرّات جہاں کہیں بھی ہیں وہ حاضر کر دیئے

جائیں اس طرح وہ شخص اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے جواب دیا کہ تجھ سے میرے خوف نے مجھ کو ایسا کرنے پر مجبور کیا تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف کر دیا۔

قرآنِ کریم

۱۶- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ ۔

(بخاری کتاب فضائل القراٰن باب خیر کم من تعلم القراٰن)

حضرت عثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے وہ شخص سب سے بہتر ہے جو قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرتا ہے اور دوسروں کو قرآن کی تعلیم دیتا ہے۔

۱۷- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِہٖ شَیْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ ۔

(ترمذی فضائل القراٰن باب من قرأ حرفًا)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ’’جس کو قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی یاد نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔‘‘

۱۸- عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فِیْنَا خَطِیْبًا فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ وَوَعَظَ وَذَکَّرَ ثُمَّ قَالَ : اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَیُّھَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ یُوْشِكُ اَنْ یَّاْتِیَ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِیْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِیْکُمْ ثَقَلَیْنِ اَوَّلُھُمَا کِتَابُ اللّٰہِ فِیْہِ الْھُدٰی وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَاسْتَمْسِکُوْا بِہٖ فَحَثَّ عَلٰی

كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ، وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي ، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل عليؓ)

زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو خطاب کرنے کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد یہ تلقین اور تنبیہ کی:۔

اے لوگو! میں ایک انسان ہوں۔ ایسا ہونا ہے کہ ایک دن میرے آقا (یعنی اللہ) کا پیغامبر آئیگا اور میں اس دُنیا سے رخصت ہو جاؤں گا۔ میں دو اہم چیزیں تمہارے درمیان چھوڑ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب جس میں ہدایت اور نُور ہے پس اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی سے تھام لو اور اس پر عمل کرو۔ اس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ کے بارہ میں جذبہ کو اُبھارا (پھر کہا کہ) میں اپنے اہل بیت کو بھی اپنے پیچھے چھوڑ رہا ہوں میں تم کو انتباہ کرتا ہوں کہ تم میرے اہلِ بیت کے ساتھ سلوک کرنے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔

۱۹- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ :كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَاْنِفُ وَلَا يَسْتَنْكِفُ اَنْ يَّمْشِیَ مَعَ الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِیَ لَهُمَا حَاجَتَهُمَا ۔

(مسند دارمی باب فی تواضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم)

حضرت عبداللہ بن ابو اَوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیوگان اور مساکین (ضرورتمندوں) کی صحبت کو نہ تو حقارت سے دیکھتے تھے اور نہ نفرت فرماتے تھے بلکہ اس کے برعکس آپ ہمیشہ ان کی امداد کے موقعوں کی تلاش میں رہتے تھے۔

(مسند دارمی)

۲۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَیْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَیْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب مباعدتہ الاٰثام واختیارہ من المباح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو ہاتھ سے نہیں مارا پیٹا۔ نہ کسی عورت کو نہ کسی نوکر کو۔ حالانکہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد (قتال) کیا۔ اگر کبھی آپ کو کسی سے دُکھ پہنچا تب بھی آپ نے اس کا بدلہ نہیں لیا۔ لیکن جب کبھی

شعائر اللہ کی ہتک کی گئی تو آپ نے اللہ جلّ شانہٗ کی خاطر اس کا بدلہ لیا۔

۲۱- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْلِفُ الْبَعِیْرَ وَیُقِیْمُ الْبَیْتَ وَیَخْصِفُ النَّعْلَ وَیَرْقَعُ الثَّوْبَ وَیَحْلِبُ الشَّاۃَ وَیَأْکُلُ مَعَ الْخَادِمِ وَیَطْحَنُ مَعَہٗ اِذَا أَعْیَا وَکَانَ لَا یَمْنَعُہُ الْحَیَاءُ اَنْ یَحْمِلَ بِضَاعَتَہٗ مِنَ السُّوْقِ اِلٰی اَھْلِہٖ وَکَانَ یُصَافِحُ الْغَنِیَّ وَالْفَقِیْرَ وَیُسَلِّمُ مُبْتَدِیًا وَلَا یَحْتَقِرُ مَا دُعِیَ اِلَیْہِ وَلَوْ اِلٰی حَشْفِ التَّمْرِ وَکَانَ ھَیِّنَ الْمُؤْنَۃِ، لَیِّنَ الْخُلُقِ، کَرِیْمَ الطَّبِیْعَۃِ، جَمِیْلَ الْمُعَاشَرَۃِ، طَلِقَ الْوَجْہِ، بَسَّامًا مِنْ غَیْرِ ضِحْکٍ، مَحْزُوْنًا مِنْ غَیْرِ عُبُوْسَۃٍ، مُتَوَاضِعًا مِنْ غَیْرِ مَذِلَّۃٍ، جَوَّادًا مِنْ غَیْرِ سَرَفٍ رَقِیْقَ الْقَلْبِ رَحِیْمًا بِکُلِّ مُسْلِمٍ لَمْ یَتَجَشَّأْ قَطُّ مِنْ شَبَعٍ وَلَمْ یَمُدَّ یَدَہٗ اِلٰی طَمَعٍ۔

(مشکوٰۃ کتاب الفتن باب فی اخلاقہ ۔قشیریہ ص ۵، اسد الغابۃ جلد اول ص "۲۹")

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ کو خود چارہ ڈالتے ۔گھر کے کام کاج کرتے ۔اپنی جوتیوں کی مرمت کر لیتے ۔کپڑے کو پیوند لگا لیتے ۔بکری دوہ لیتے ۔خادم کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے ۔آٹا پیستے پیستے اگر وہ تھک جاتا تو اس میں اس کی مدد کرتے ۔بازار سے گھر کا سامان اُٹھا کر لانے میں شرم محسوس نہ کرتے ۔امیر وغریب ہر ایک سے مصافحہ کرتے ۔سلام میں پہل کرتے ۔اگر کوئی معمولی کھجوروں کی بھی

دعوت دیتا تو آپ اسے حقیر نہ سمجھتے اور قبول کرتے۔ آپ نہایت ہمدرد نرم مزاج اور حلیم الطبع تھے۔ آپؐ کا رہن سہن بڑا صاف ستھرا تھا۔ بشاشت سے پیش آتے۔ تبسّم آپ کے چہرے سے جھلکتا رہتا۔ آپ زور کا قہقہہ لگا کر نہیں ہنستے تھے خدا کے خوف سے فکر مند رہتے لیکن تُرشروئی اور خشکی نام کو نہ تھی۔ منکسر المزاج تھے لیکن اس میں کسی کمزوری یا پست ہمتی کا شائبہ تک نہ تھا۔ بڑے سخی لیکن بے جا خرچ سے ہمیشہ بچتے تھے۔ نرم دل۔ رحیم و کریم تھے۔ ہر مسلمان سے مہربانی سے پیش آتے۔ اتنا پیٹ بھر کر نہ کھاتے کہ اباسیاں لیتے رہیں۔ کبھی حرص و طمع کے جذبہ سے ہاتھ نہ بڑھاتے بلکہ صابر و شاکر اور کم پر قانع تھے۔ (مشکوٰۃ)

۲۲- عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ قَالَ : اَخْرَجَتْ لَنَا عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کِسَاءً وَاِزَارًا غَلِیْظًا قَالَتْ : قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ فِیْ ھٰذَیْنِ۔

(بخاری کتاب اللباس باب الاکسیۃ)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موٹی کھدر کی چادر اور تہبند نکال کر دکھائی اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت یہ کپڑے پہن رکھے تھے۔

اِسلام کی بنیاد

۲۳- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ :شَھَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ، وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ، وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ، وَحَجِّ الْبَیْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ ۔"

(بخاری کتاب الایمان باب قول النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ اوّل یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا رسول ہے دوسرے نماز قائم کرنا۔ تیسرے زکوٰۃ دینا۔ چوتھے بیت اللہ کا حج کرنا پانچویں روزے رکھنا۔

۲۴- عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ، شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَلْزَقَ رُکْبَتَہٗ بِرُکْبَتِہٖ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ ! مَا الْاِیْمَانُ ؟ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلَائِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ۔

(ترمذی کتاب الایمان باب فی وصف جبریل النبی ﷺ الایمان والاسلام)

حضرت عمر بن الخطابؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ کے پاس ایک آدمی آیا جس کے کپڑے بہت سفید تھے اور بالوں کا رنگ سیاہ تھا نہ وہ مسافر لگتا تھا اور نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا وہ آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے کے ساتھ اپنے گھٹنے ملا کر مؤدَب بیٹھ گیا اور عرض کیا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایمان کسے کہتے ہیں آپؐ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔ یوم آخرت اور خیر و شر کی تقدیر پر ایمان لائے۔

نماز کی شرائط اور آداب

۲۵- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ دَعَا بِاِنَاءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰی کَفَّیْہِ ثَلٰثَ مِرَارٍ فَغَسَلَھُمَا ثُمَّ اَدْخَلَ یَمِیْنَہٗ فِی الْاِنَآءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْھَہٗ ثَلٰثًا وَیَدَیْہِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِہٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْہِ ثَلٰثَ مِرَارٍ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ثُمَّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ ھٰذَا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ فِیْھِمَا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

(بخاری کتاب الوضوء باب الوضوء ثَلٰثًا ثَلٰثًا)

حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ پانی منگوایا۔ پہلے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے پھر اپنے دائیں ہاتھ سے پانی لیکر کلّی کی، ناک صاف کیا پھر تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک ہاتھ دھوئے۔ اس کے بعد سر کا مسح کیا۔ پھر ٹخنوں تک اپنے پاؤں تین بار دھوئے اور اس طرح وضو مکمل کرنے کے بعد کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے اس طرح سے وضو کیا جس طرح میں نے کیا ہے پھر وساوس سے محفوظ رہ کر خشوع وخضوع سے دو رکعت نماز پڑھی اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۲۶- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُو اللّٰہُ بِہِ الْخَطَایَا، وَیَرْفَعُ بِہِ الدَّرَجَاتِ ؟ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ

عَلَى الْمَكَارِهِ، وَ كَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ ، وَاِنْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ ۔

(مسلم کتاب الطھارات باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور بتایئے۔ آپ نے فرمایا دل نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد میں دُور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ بھی ایک قسم کا رباط ہے یعنی یہ بات سرحد پر چھاؤنی قائم کرنے کی طرح ہے۔

۲۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ وَكَانَ اِذَا رَكَعَ لَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ ۔ وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَآئِمًا ۔ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا ۔ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصُبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عَقْبِ الشَّيْطَانِ وَكَانَ يَنْهٰى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ اِفْتِرَاشَ الْكَلْبِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ ۔

(مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۳۱)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر (یعنی اللہ اکبر) کہہ کر نماز شروع کرتے۔ اس کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھتے جب رکوع کرتے تو نہ سر کو اوپر اُٹھا کر رکھتے نہ نیچے جُھکاتے بلکہ پیٹھ کے برابر اور ہموار رکھتے اور جب رکوع سے اُٹھتے تو سیدھے کھڑے ہو کر پھر سجدہ میں جاتے اور جب سجدہ سے سر اُٹھاتے تو پوری طرح بیٹھنے کے بعد دوسرا سجدہ کرتے اور پھر دو رکعتوں کے بعد تشہّد کے لیے بیٹھتے اپنا دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور بایاں بچھا دیتے اور اس طرح بیٹھ کر تشہّد پڑھتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے یعنی ایڑیوں پر بیٹھنے سے منع فرماتے اور سجدہ میں بازو بچھانے سے منع فرماتے جس طرح کہ کُتّا اپنے بازو بچھا کر بیٹھتا ہے آخر میں آپ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر نماز ختم کرتے۔

۲۸- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ؟ قَالَ : اَلصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا : قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ ؟ قَالَ : بِرُّ الْوَالِدَيْنِ، قُلْتُ : ثُمَّ اَيٌّ ؟ قَالَ : اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

(بخاری کتاب الجهاد باب فضل الجهاد والسیر)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا میں نے عرض کی اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا ماں باپ سے نیک سلوک کرنا پھر میں نے عرض کی کہ اس کے بعد کونسا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا۔

۲۹- عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مُرُوْٓا اَوْلَادَكُمْ

بِالصَّلٰوۃِ وَهُمْ اَبْنَآءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَآءُ عَشْرٍ وَّفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ۔

(ابوداؤد باب متی یؤمر الغلام بالصلوٰۃ مسند احمد جلد۲ صفحہ۱۸۰)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو اور اس عمر میں ان کے بستر بھی الگ کر دو۔

۳۰- عَنْ فَاطِمَةَ الزُّهْرَآءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، قَالَ : بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ قَالَ : بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

(مسند احمد حدیث فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم جلد ۶ صفحہ ۲۸۳)

۳۰- حضرت فاطمۃ الزہراؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہونے لگتے تو یہ دُعا پڑھتے۔

''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ کے رسول پر سلامتی ہو، اے میرے اللہ! میرے گناہ بخش اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔''

اور جب آپ مسجد سے نکلنے لگتے تو یہ دُعا مانگتے۔

''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے رسول پر سلامتی ہو۔ اے میرے اللہ! میرے گناہ بخش۔ اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔''

روزہ

۳۱- عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ : قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ : قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ : کُلُّ عَمَلِ بۡنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّہٗ لِیۡ وَاَنَا اَجۡزِیۡ بِہٖ ۔ وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ یَوۡمُ صَوۡمِ اَحَدِکُمۡ فَلَا یَرۡفُثۡ وَلَا یَصۡخَبۡ فَاِنۡ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوۡ قَاتَلَہٗ فَلۡیَقُلۡ : اِنِّیۡ صَآئِمٌ ۔ وَالَّذِیۡ نَفۡسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوۡفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطۡیَبُ عِنۡدَ اللّٰہِ مِنۡ رِیۡحِ الۡمِسۡكِ ۔ لِلصَّآئِمِ فَرۡحَتَانِ یَفۡرَحُھُمَا ، اِذَا اَفۡطَرَ فَرِحَ ، وَاِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوۡمِہٖ

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شُتِمَ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لیے ہیں مگر روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ روزہ ڈھال ہے پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بے ہودہ باتیں کرے نہ شور و شر کرے اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑے تو اسے کہنا چاہئے کہ میں روزہ سے ہوں۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے روزے دار کے مُنہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے کیونکہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدّر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

۳۲- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ لَمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ یَدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ ۔

(بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل به)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

۳۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ ۔

(بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی العشر الاواخر)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے اور آپ کا یہی معمول وفات تک رہا اس کے بعد آپکی ازواجِ مُطہرات بھی ان دنوں میں اعتکاف بیٹھتی تھیں۔

حج

۳۴- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَآاَيُّهَا النَّاسُ ! اِنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا ، فَقَالَ رَجُلٌ : اَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ ؟ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ : ذَرُوْنِیْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ ، فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ ۔

(مسلم کتاب الحج باب فرض الحج مرّۃ فی العمر)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطاب میں ارشاد فرمایا اے لوگو! تم پر اللہ نے حج فرض کیا ہے اسلئے تم حج کیا کرو اس پر ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج ضروری ہے آپ خاموش رہے اس نے تین بار یہ سوال دہرایا تو آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر ایک پر ہر سال حج فرض ہو جاتا اور تم ایسا کرنے کی طاقت نہ رکھتے پھر فرمایا جب تک میں تم کو چھوڑے رکھوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو! بلا ضرورت باتیں پوچھنے کی حرص نہ کرو۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء سے کثرت سے سوال کیا کرتے تھے۔ اور پھر جو باتیں وہ بتاتے ان کی خلاف ورزی کر کے ہلاکت کے گڑھے میں

جا گرتے جب میں خود تم کو کوئی حکم دوں تو طاقت کے مطابق اسے بجالاؤ اور اگر کسی چیز سے منع کروں تو اس کو چھوڑ دو۔

۳۵- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

(مشکوٰۃ کتاب المناسك)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کی خاطر حج کرے اور پھر وہ نہ بے ہودہ باتیں کرے اور نہ فسق و فجور کا مرتکب ہو تو وہ وہاں سے ایسا پاک وصاف ہو کر لوٹے گا جیسے جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔

انفاق فی سبیل اللہ

۳۶- عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اِنَّكَ تَأْتِیْ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ اِلٰی شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَیْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَیْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَآئِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَآئِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِیَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ ۔ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَیْسَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔

(بخاری کتاب الزکٰوۃ باب لا تؤخذ کرائم اموال الناس فی الصدقۃ)

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ کا حاکم بناتے ہوئے یہ ہدایات دیں کہ تو اہلِ کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جارہا ہے ان کو سب سے پہلے کلمۂ شہادت (یعنی اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں) کی طرف دعوت دینا اگر وہ اس بات کو مان لیں تو پھر ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اس بات کو مان لیں تو پھر ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر صدقہ فرض کیا ہے جو امیروں سے لے کر غرباء کو دیا جاتا ہے اور اگر وہ اس بات کو بھی مان لیں تو پھر ان کے بہترین اموال سے ہاتھ روکے رکھنا اور مظلوم کی بد دُعا سے بچنا کیونکہ مظلوم اور خُدا کے درمیان کوئی

رکاوٹ نہیں ہوتی۔

۳۷- عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَ لَهٗ سَبْعُ مِائَةِ ضِعْفٍ ۔

(ترمذی باب فضل النفقۃ فی سبیل اللہ)

حضرت خریم بن فاتک ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

۳۸- عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ ، قَالَ اَنَسٌ : فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ :

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ، جَاءَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْزَلَ عَلَيْكَ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ، وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ : بَخٍ! ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَهَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ ۔ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ : اَفْعَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِیْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِیْ عَمِّهٖ ۔

(بخاری کتاب التفسیر باب لن تنالوا البرّ حتّٰی تنفقوا ممّا تحبّون)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہؓ انصاری مدینہ کے انصار میں بڑے مالدار تھے ان کے کھجوروں کے باغات تھے جن میں سے سب سے زیادہ عمدہ باغ بیرحاء نامی تھا جو حضرت طلحہؓ کو بہت پسند تھا اور مسجد نبوی کے سامنے بالکل قریب تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالعموم اس باغ میں جاتے اور اس کا میٹھا اور عمدہ پانی پیتے جب یہ آیت نازل ہوئی کہ جب تک تم اپنے پسندیدہ مال میں سے خرچ نہیں کرتے نیکی کو نہیں پا سکتے تو حضرت طلحہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! آپ پر اس مضمون کی آیت نازل ہوئی ہے اور میری سب سے پیاری جائیداد ''بیرحاء'' باغ ہے میں اسے اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں اور اُمید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس نیکی کو قبول کرے گا اور میرے آخرت کے ذخیرہ میں شامل کریگا۔ حضور اپنی مرضی کے مطابق اس کو اپنے مَصْرَف میں لائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واہ! واہ! بہت ہی اعلیٰ اور عمدہ مال ہے۔ بڑا نفع مند ہے اور جو تُو نے کہا ہے وہ بھی میں نے سن لیا ہے میری رائے یہ ہے کہ تم یہ باغ اپنے رشتہ داروں کو دیدو چنانچہ حضرت طلحہؓ نے وہ باغ اپنے قریبی رشتہ داروں اور چچیرے بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

۳۹- عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ۔

(بخاری کتاب الزکٰوۃ باب اتقوا النّار ولو بشق تمرۃ)

حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور دیکر ہی کیوں نہ ہو۔

۴۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِنَ اللهِ تَعَالٰى قَرِيْبٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِنَ اللهِ تَعَالٰى بَعِيْدٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ اَحَبُّ اِلَى اللهِ تَعَالٰى مِنَ الْعَابِدِ الْبَخِيْلِ ۔

(قشیریہ ۔ الجود والسخاء)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے۔لوگوں کے قریب ہوتا ہے اور جنت کے قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دور ہوتا ہے اس کے برعکس بخیل اللہ تعالیٰ سے دُور ہوتا ہے لوگوں سے دُور ہوتا ہے جنت سے دُور ہوتا ہے لیکن دوزخ کے قریب ہوتا ہے۔اَن پڑھ سخی بخیل عابد سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔

۴۱- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُوْلَ اللهِ ! اَىُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ:اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَاَمَّلَ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔

(مشکوٰۃ کتاب الانفاق)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

پوچھا کہ یارسول اللہ! اجر کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کونسا ہے آپ نے فرمایا کہ اجر کے لحاظ سے وہ صدقہ بڑا ہے کہ تو اس حال میں صدقہ کرے کہ تُو بالکل تندرست ہو اور خود بھی خواہش رکھتا ہو اور تو ڈرتا ہو غربت سے اور طمع رکھتا ہو کہ تو غنی ہو جائے اور تو نہ مہلت دے (یعنی صدقہ دینے میں اتنی دیر نہ کرو) کہ جان نکلتے ہوئے گلے تک پہنچ جائے اور پھر تُو خیال کرے کہ مَیں اس مال کو فلاں جگہ خرچ کروں اور میرا یہ مال میرے فلاں وارث کو ملے گا۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

۴۲- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ ۔

(ترمذی ابواب الفتن باب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یا تو تم نیکی کا حکم دو اور بُرائی سے روکو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخت عذاب سے دوچار کردیگا پھر تم دُعائیں کروگے لیکن وہ قبول نہیں کی جائیں گی۔

۴۳- عَنْ نُعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ أَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَآءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ ۔ فَقَالُوْا لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ يَتْرُكُوْهُمْ وَمَا اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا وَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى أَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا ۔

(بخاری کتاب الشرکۃ باب ھل یقرع فی القسمۃ والاستھام فیہ)

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- اس شخص کی مثال جو اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھتا ہے اور جو اِن کو توڑتا ہے ان لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے ایک کشتی میں جگہ حاصل کرنے کے لئے قرعہ ڈالا۔ کچھ لوگوں کو اوپر کا حصہ ملا اور کچھ کو نیچے کی منزل میں جگہ ملی۔ جو لوگ نیچے کی منزل میں تھے وہ اوپر والی منزل میں سے گزر کر پانی لیتے تھے پھر انہیں خیال آیا کہ خواہ مخواہ ہم اوپر کی منزل والے لوگوں کو تکلیف دیتے ہیں کیوں نہ ہم نیچے کی منزل میں سوراخ کرلیں۔ اور وہاں سے پانی لے لیا کریں اب اگر اُوپر والے ان کو ایسا احمقانہ فعل کرنے دیں تو سب غرق ہو جائیں گے اور اگر ان کو روک دیں تو سب بچ جائیں گے۔

۴۴- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ : فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِىَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فضائل علی بن ابی طالب و بخاری کتاب الجهاد)

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ تیرے ذریعہ ایک شخص کو ہدایت دے دے تو یہ تیرے لیے اعلیٰ درجہ کے سُرخ اونٹوں کے مل جانے سے بہتر ہے (سُرخ اونٹ عربوں کی قیمتی متاع اور دولت سمجھی جاتی تھی۔)

۴۵- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا ۔ وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا

يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا ۔

(مسلم کتاب العلم باب من سنّ حسنة او سیئة)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی کو ہدایت کی طرف بُلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ثواب اس بات پر عمل کرنے والوں کو ملتا ہے اور ان کے ثواب میں کچھ بھی کم نہیں ہوتا اور جو شخص کسی گمراہی اور بُرائی کی طرف بُلاتا ہے اس کو بھی اسی قدر گناہ ہوتا ہے جس قدر کہ اس بُرائی کرنے والے کو ہوتا ہے اور اس کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔

۴۶- عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا ، وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا ۔

(مسلم کتاب الجھاد باب فی الامر بالتیسیر و ترک التنفیر)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے لئے آسانی مہیّا کرو۔ ان کے لئے مشکل پیدا نہ کرو۔ خوش خبری دو ان کو مایوس نہ کرو۔

حلال وحرام

۴۷- عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ جُرْثُوْمِ بْنِ نَاشِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی فَرَضَ فَرَآئِضَ فَلَا تُضَیِّعُوْھَا ، وَحَدَّلَکُمْ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْھَا وَحَرَّمَ اَشْیَآءَ فَلَا تَنْتَہِکُوْھَا وَسَکَتَ عَنْ اَشْیَآءَ رَحْمَۃً لَکُمْ غَیْرَ نِسْیَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْھَا۔

(دار قطنی)

ابو ثعلبہ خُشَنی جرثوم بن ناشرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر فرمائے ہیں ان کو ضائع مت کرو اور اس نے کچھ حدود مقرر کی ہیں ان سے تجاوز نہ کرو اور کچھ اشیاء کو حرام ٹھہرایا ہے ان کی حرمت کو نہ توڑو اور بعض چیزوں کے بیان کرنے میں از راہِ شفقت ورحمت خاموشی اختیار فرمائی ہے نہ کہ بھول سے۔ پس ان کی کرید میں مت پڑھو۔

۴۸- عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلَّمَ یَقُوْلُ : اِنَّ الْحَلَالَ بَیِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَیِّنٌ وَبَیْنَھُمَا مُشْتَبِھَاتٌ لَا یَعْلَمُھُنَّ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُھَاتِ اِسْتَبْرَاَ لِدِیْنِہٖ وَعِرْضِہٖ، وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُھَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ کَالرَّاعِیْ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِكُ اَنْ یَّرْتَعَ فِیْہِ ، اَلَا وَاِنَّ لِکُلِّ مَلِكٍ حِمًی ، اَلَا وَاِنَّ حِمَی

اللّٰہِ مَحَارِمُہٗ ۔ اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ ، وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ : اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ ۔

(مسلم کتاب البیوع باب اخذ الحلال)

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ حرام اور حلال واضح ہے ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جنکو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ پس جو لوگ مشتبہات سے بچتے رہے انہوں نے اپنے دین کو اور اپنی آبرو کو محفوظ کر لیا اور جو شخص شبہات میں پڑ گیا بہت ممکن ہے کہ وہ حرام میں جا پھنسے یا کسی جرم کا ارتکاب کر بیٹھے۔ ایسے شخص کی مثال بالکل اس چرواہے کی سی ہے جو ممنوعہ علاقہ کے قریب قریب اپنے جانور چَراتا ہے بالکل ممکن ہے کہ اس کے جانور اس علاقہ میں گھس جائیں۔ دیکھو ہر بادشاہ کا ایک محفوظ علاقہ ہوتا ہے جس میں کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا محفوظ علاقہ اس کے محارم ہیں اور سنو انسان کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب تک وہ تندرست اور ٹھیک رہے تو سارا جسم تندرست اور ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب اور بیمار ہو جائے تو سارا جسم بیمار اور لاچار ہو جاتا ہے اور اچھی طرح یاد رکھو کہ یہ گوشت کا ٹکڑا انسان کا دل ہے۔

نکاح

۴۹- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِیْنِهَا ،فَاظْفُرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاكَ ۔

(بخاری کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت سے نکاح کرنے کی چار ہی بنیادیں ہوسکتی ہیں یا تو اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے خاندان کی وجہ سے یا اس کے حُسن و جمال کی وجہ سے یا اس کی دینداری کی وجہ سے،لیکن تُو دیندار عورت کو ترجیح دے اللہ تیرا بھلا کرے (تجھے دیندار عورت حاصل ہو)

۵۰- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ : شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَةِ یُدْعٰی لَهَا الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ ،وَمَنْ لَمْ یُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۔

(مسلم کتاب النّکاح باب الامر باجابة الداعی الی دعوة)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شادی کی بدترین دعوت وہ ہے جس میں امراء کو بلایا جائے اور غرباء کو چھوڑ دیا جائے اور جو شادی کی دعوت کو قبول نہ کرے وہ اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔

۵۱- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَلطَّلَاقُ ۔

(ابوداؤد کتاب الطلاق باب فی کراھیۃ الطلاق)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال اور جائز باتوں میں سے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ مبغوض اور ناپسندیدہ بات طلاق ہے (یعنی ضرورت کی بنا پر اس کی اجازت تو ہے لیکن ہے خدا کو سخت ناپسند)

۵۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ ۔

(ابوداؤد)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل (بیوی بچوں) سے سب سے بہتر سلوک کرنے والا ہے اور مَیں تم سب سے زیادہ اپنے اہل سے اچھا سلوک کرتا ہوں۔

حُسنِ سلوک

۵۳- عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبِکُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اُحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا، وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِکُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدِکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَلثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَیْہِقُوْنَ ! قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا الْمُتَفَیْہِقُوْنَ ؟ قَالَ : اَلْمُتَکَبِّرُوْنَ ۔

(ترمذی کتاب البرّ والصلۃ باب فی معالی الاخلاق)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تم میں سب سے زیادہ مجھے محبوب اور سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہونگے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہونگے اور تم میں سے سب سے زیادہ مبغوض اور مجھ سے زیادہ دُور وہ لوگ ہونگے جوثر ثاریعنی منہ پھٹ، ۔بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے والے ہیں۔ مُتَشَدِّق یعنی منہ پُھلا پُھلا کر باتیں کرنے والے اور مُتَفَیْہِق۔

صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ثرثار اور مُتَشَدِّق کے معنیٰ تو ہم جانتے ہیں مُتفَیْہِق کِسے کہتے ہیں آپ نے فرمایا مُتَفَیْہِق متکبّر انہ باتیں کرنے والےکو کہتے ہیں۔

۵۴- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ

مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ ۔

(السنن الکبریٰ کتاب الشھادۃ باب بیان مکارم الاخلاق)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اعلیٰ ترین اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے۔

۵۵- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ، وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِيْهِ ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ ۔

(مسلم کتاب الذکر باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القراٰن وعلی الذکر)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی

مسلمان کی دنیوی بے چینی اور تکلیف کو دور کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بے چینیوں اور تکلیفوں کو اس سے دور کریگا اور جس شخص نے کسی تنگ دست کو آرام پہنچایا اور اس کے لیے آسانی مہیّا کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے لئے آسانیاں مہیّا کریگا۔ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کی مدد پر تیار رہتا ہے جو اپنے بھائی کی مدد کے لیے تیار ہو۔ جو شخص علم کی تلاش میں نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنّت کا راستہ آسان کر دیتا ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھتے ہیں اور اس کے درس و تدریس میں لگے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر سکینت اور اطمینان نازل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت انکو ڈھانپے رکھتی ہے۔ فرشتے ان کو گھیرے رکھتے ہیں۔ اپنے مقرّبین میں اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کرتا رہتا ہے جو شخص عمل میں سُست رہے اس کا نسب اور خاندان اس کو تیز رفتار نہیں بنا سکتا یعنی وہ خاندانی بل بوتے پر جنت میں نہیں جا سکے گا۔

٥٦- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : يَاابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ ، قَالَ : يَا رَبِّ ! كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ، قَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَنِیْ عِنْدَهٗ ۔ يَاابْنَ اٰدَمَ ! اِسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ ، قَالَ : يَارَبِّ ! وَ كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ، قَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهٗ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ ، أَمَا

عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ ۔ يَا ابْنَ اٰدَمَ ! اِسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ ، قَالَ : يَا رَبِّ! كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ، قَالَ : اِسْتَسْقَاكَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ أَمَا اِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ ۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب فضل عيادة المريض)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا اے ابن آدم! مَیں بیمار تھا تُو نے میری عیادت نہیں کی تھی۔اس پر وہ جواب دیگا۔اے ربّ العالَمین ۔تُو کیسے بیمار ہوسکتا ہے اور میں تیری عیادت کس طرح کرتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔کیا تجھے معلوم نہیں ہوا تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے اور تُو اس کی عیادت کے لیے نہیں گیا تھا کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تُو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔اور اس کی عیادت میری عیادت ہوتی۔اے ابن آدم! مَیں نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تُو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔وہ کہے گا اے میرے رب تُو تو ربّ العالمین ہے کھانے سے بے نیاز ہے مَیں تجھے کیسے کھانا کھلاتا۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے یہ علم نہیں کہ میرے بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تُو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو گویا تُو نے مجھے یہ کھانا کھلایا ہوتا۔اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی مانگا،لیکن تُو نے مجھے پانی نہ پلایا۔وہ کہے گا۔اے میرے ربّ تُو ربّ العالمین ہے۔پیاس سے بے نیاز ہے۔میں تجھے کیسے پانی پلاتا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا۔تُو نے اسے پانی نہیں پلایا تھا۔کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تُو اسے پانی پلاتا تو گویا تُو نے یہ مجھے پانی پلایا ہوتا اور اس کا ثواب میں تجھے دیتا۔

۵۷- قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ لَنْ تَسَعُوْا النَّاسَ بِاَمْوَالِکُمْ فَسَعُوْھُمْ بِبَسْطِ الْوَجْہِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ۔

(رسالہ قشیریہ، باب الخلق ص ۱۲۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگوں کی اپنے اموال سے مدد نہیں کر سکتے تو کم از کم حُسنِ اَخلاق بشاشت اور ہنستے چہرہ کے ساتھ ان سے ملو تا کہ کچھ تو انکی دِلداری ہو۔

اسلامی معاشرہ

۵۸- عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا یُؤْمِنُ اَحَدُ کُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ۔

(بخاری کتاب الایمان باب من الایمان ان یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ دوسرے کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے یعنی اگر اپنے لیے آرام سکھ اور بھلائی چاہتا ہے تو دوسرے کے لئے یہی چاہے۔

۵۹- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ کُنْ وَرِعًا تَکُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَ کُنْ قَنِعًا تَکُنْ اَشْکَرَ النَّاسِ وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَکُنْ مُؤْمِنًا وَاَحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكَ تَکُنْ مُسْلِمًا وَاَقِلَّ الضَّحِكَ فَاِنَّ کَثْرَۃَ الضَّحِكِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ۔

(ابن ماجہ کتاب الزھد باب الورع والتقویٰ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار انکو مخاطب کر کے فرمایا۔ اے ابوہریرہ! تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کر تو سب سے بڑا عبادت گزار بن جائے گا۔ قناعت اختیار کر تو سب سے بڑا شکر گزار شمار ہوگا۔ جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے پسند کرو گے تو صحیح مومن سمجھے جاؤ گے۔ جو تیرے پڑوس میں بستا ہے اس سے

اچھے پڑوسیوں والا سلوک کرو تو سچّے اور حقیقی مسلم کہلا سکو گے کم ہنسا کرو کیونکہ بہت زیادہ قہقہے لگا کر ہنسا دل کو مُردہ بنا دیتا ہے۔

۶۰- عَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلَّمَ یَقُوْلُ : یَا اَیُّهَا النَّاسُ ! اَفْشُوا السَّلَامَ ، وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ ، وَصِلُوا الْاَرْحَامَ ،وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِیَامٌ ،تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ ۔

(ترمذی ابواب صفة القیٰمة)

حضرت ابو یوسف عبداللہ بن سلامؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ اے لوگو! سلام کو رواج دو۔ ضرورت مند کو کھانا کھلاؤ۔ صِلہ رحمی کرو اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ اگر تم ایسا کرو گے تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

۶۱- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا کُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا یَتَنَاجٰی اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰی تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنَّ ذٰلِكَ یُحْزِنُهٗ۔

(مسلم کتاب السلام باب تحریم مناجاۃ الاثنین دون الثالث بغیر رضاہ)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم تین ہو تو تم میں سے دو۲ الگ سرگوشی نہ کریں جب تک کہ دوسرے لوگوں کے ساتھ مل نہ جاؤ کیونکہ اس طرح تیسرے آدمی کو رنج ہوسکتا ہے کہ نہ معلوم انہوں نے کیا بات مجھ سے چھپائی ہے۔

٦٢- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ وَضَعَ یَدَهٗ اَوْ ثَوْبَهٗ عَلٰی فِیْهِ وَخَفَضَ اَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهٗ شَكَّ الرَّاوِیْ۔

(ترمذی کتاب الاستیذان باب فی خفض الصوت و تخمیر الوجه)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ جب آپ کو چھینک آتی تو اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ کے سامنے رکھ لیتے اور جس قدر ہوسکتا آواز کو دباتے۔

شکر گزاری و احسان مندی

۶۳-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا یَشْکُرِ النَّاسَ لَا یَشْکُرِ اللّٰهَ۔

(ترمذی باب مَا جاء فی الشکر لمن احسن الیكَ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

والدین سے حُسنِ سلوک

۶۴ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ ؟ قَالَ : اُمُّكَ ۔ قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : اُمُّكَ ۔ قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ: اُمُّكَ ۔ قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : اَبُوْكَ ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ، یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ؟ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبُوْكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ ۔

(بخاری کتاب الادب باب من احق الناس بحسن الصحبة)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے۔آپ نے فرمایا تیری ماں۔ پھراس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے چوتھی بار پوچھا تو آپ نے فرمایا ماں کے بعد تیرا باپ تیرے حُسنِ سلوک کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار۔

۶۵ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ، قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! قَالَ : مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَیْهِ عِنْدَ الْکِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَیْهِمَا فَلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ ۔

(مسلم کتاب البرّ والصلة باب رغم انف مَن ادرك ابویه)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔مٹی میں ملے اس کی ناک۔مِٹی میں ملے اس کی ناک (یہ الفاظ تین دفعہ آپ نے دوہرائے)(یعنی ایسا شخص سخت قابلِ مذمّت اور بدقسمت ہے)۔لوگوں نے عرض کیا حضور! کونسا شخص؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوسکا۔

ہمسایہ سے حُسنِ سلوک

٦٦- عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَآئِشَةَ رَضِیَ اللہ عنہما قَالَا : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَا زَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ۔

(بخاری کتاب الادب باب الوصایا بالجار)

حضرت ابن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل مجھے ہمیشہ پڑوسی سے حسن سلوک کی تاکید کرتا آ رہا ہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ کہیں وہ اسے وارث ہی نہ بنا دے۔

٦٧-عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُؤْذِ جَارَہٗ ، وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ ، وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْلِیَسْکُتْ۔

(بخاری کتاب الادب باب من کان یؤمن باللہ والیوم الاٰخر)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے یعنی سچا مومن ہے۔ وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے جو شخص اللہ

تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ بھلائی اور نیکی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔

۶۸- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ! وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ! وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ! قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: اَلَّذِیْ لَا یَأْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ۔

(بخاری کتاب الادب باب اثم من لا یأمن جارہ بوائقہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہے۔ خدا کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہے خدا کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہے آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ! کون مومن نہیں؟ آپ نے فرمایا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں اور اس کے اچانک وَاروں سے محفوظ نہ ہو۔

کمزوروں سے شفقت

۶۹- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَو اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ۔

(مسلم کتاب الجنّة باب النّار یدخلها الجبارون)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ ان کے بال پراگندہ اور غبار آلود ہوتے ہیں یعنی بظاہر معمولی نظر آتے ہیں۔ دروازوں پر سے ان کو دھکّے دیئے جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اگر وہ قسم کھالیں کہ ایسا ہو تو خدا تعالیٰ ویسا ہی کر دیتا ہے۔

۷۰-عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلَّمَ یَقُوْلُ : اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ۔

(ترمذی کتاب الجهاد باب ماجاءِ فِی الاستفتاح بصعالیك المسلمین)

حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کمزوروں میں مجھے تلاش کرو۔ یعنی میں ان کے ساتھ ہوں اوران کی مدد کر کے تم میری رضا حاصل کر سکتے ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ کمزوروں اور غریبوں کی وجہ سے ہی تم کو رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔

عفوودرگزر

۷۱- عَنْ مُعَاذِبْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ : اَفْضَلُ الْفَضَائِلِ اَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ وَتُعْطِيَ مَنْ مَنَعَكَ وَتَصْفَحَ عَمَّنْ شَتَمَكَ ۔

(مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۴۳۸)

حضرت معاذ بن انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم رکھے اور جو تجھے نہیں دیتا اسے بھی دے اور جو تجھے بُرا بھلا کہتا ہے اس سے تُو درگزر کرے۔

۷۲- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَّالٍ وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَةٍ اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا وَلَا تَوَاضَعَ ۔

(مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۳۵، جلد ۲ صفحہ ۴۳۸)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور جو شخص دوسرے کے قصور معاف کردیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور عزت دیتا ہے اور کسی کے قصور معاف کردینے سے کوئی بے عزتی نہیں ہوتی۔

کھانے پینے کے آداب

۷۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى ، فَاِنْ نَسِيَ اَنْ يَّذْكُرَ اِسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ اَوَّلِهٖ فَلْيَقُلْ : بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ۔

(ترمذی کتاب الاطعمۃ باب ماجاء فی التسمیۃ علی الطعام)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو پہلے اللہ تعالیٰ کا نام لے یعنی بسم اللہ پڑھے اگر شروع میں بھول جائے تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ پڑھ لے۔

۷۴- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَوْ شَرِبَ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما یقول اذا فرغ من الطعام)

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے یا پانی پیتے تو بعد میں یہ دُعا پڑھتے ۔سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان یعنی اطاعت شعار بنایا۔

لباس

۷۵- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالشُّرْبِ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ : هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۔

(مسلم کتاب اللباس والزینة باب تحریم استعمال اناء الذهب والفضة)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم اور دیباج پہننے سے منع فرمایا۔ اسی طرح سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت فرمائی اور ارشاد فرمایا یہ اس دنیا میں دوسروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لیے ہونگے۔

۷۶- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ ۔ عِمَامَةً ، اَوْ قَمِيْصًا ، اَوْ رِدَاءً ۔ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ ، اَسْاَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ۔

(ترمذی کتاب اللباس باب ما یقول اذا لبس ثوبًا جدِیْدًا)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے عمامہ، قمیص یا چادر۔ پھر فرماتے اے میرے اللہ تو ہی تعریف کا مستحق ہے تو نے ہی مجھے یہ کپڑا پہنایا۔ مَیں تجھ سے اس کپڑے کے فائدے (خیر) مانگتا ہوں اور اس مقصد کی

بھی خیر جس کے لیے یہ کپڑا بنایا گیا ہے اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کپڑے کے نقصان اور اس مقصد کے شرّ سے جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے۔

صفائی و پاکیزگی

۷۷- عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ۔

(مسلم کتاب الطھارۃ باب فضل الوضوء)

حضرت ابومالک اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طہارت پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۷۸- عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلسِّوَاكُ مُطْھَرَۃٌ لِلْفَمِ مَرْضَاۃٌ لِلرَّبِّ۔

(نسائی باب الترغیب فی السواك)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک منہ کو صاف رکھنے والی اور ربِّ کریم کی رضا و خوشنودی کا موجب ہے۔

حَسَد

۷۹-عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ ، وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا ۔ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ : لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ ۔ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا ۔ وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ ۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم ظلم المسلم وخذله)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ایک دوسرے کے سَودے نہ بگاڑو۔ایک دوسرے سے بُغض نہ رکھو۔اور بے رُخی نہ کرو۔تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے۔اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر نہ ظلم کرتا ہے نہ تحقیر کرتا ہے۔نہ رسوا کرتا ہے۔تقویٰ یہاں ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے کی طرف تین دفعہ اشارہ کر کے فرمایا تقویٰ یہاں ہے۔ایک انسان کے لیے یہی بُرائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔ ہر مسلمان کی تین چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں۔اس کا خون۔اس کا مال اور اس کی آبرُو۔

۸۰- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ : اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ ؛ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ اَوْ قَالَ الْعُشْبَ ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الحسد)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح بھسم کر دیتا ہے جس طرح آگ ایندھن اور گھاس کو بھسم کر دیتی ہے۔

تکبّر

۸۱- عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ مَسۡعُوۡدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا یَدۡخُلُ الۡجَنَّۃَ مَنۡ کَانَ فِیۡ قَلۡبِہٖ مِثۡقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنۡ کِبۡرٍ ، فَقَالَ رَجُلٌ : اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنۡ یَکُوۡنَ ثَوۡبُہٗ حَسَنًا وَّنَعۡلُہٗ حَسَنَۃً ، قَالَ : اِنَّ اللّٰہَ جَمِیۡلٌ یُحِبُّ الۡجَمَالَ ، اَلۡکِبۡرُ بَطَرُ الۡحَقِّ وَغَمۡطُ النَّاسِ۔

(مسلم کتاب الایمان تحریم الکبر وبیانہ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ بھر بھی تکبّر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! انسان چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اسکے جُوتے اچھے ہوں۔آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔تکبّر دراصل یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرے۔لوگوں کو ذلیل سمجھے اور بُرائی سے پیش آئے۔

جھوٹ

۸۲- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَصْدُقُ وَیَتَحَرَّی الصِّدْقَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ صِدِّیْقًا وَاِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ فَاِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَکْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْکَذِبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا۔

(مسلم کتاب البرّ والصلة باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضله)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچائی کو لازم پکڑو کیونکہ سچائی نیکی کی طرف اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور جو شخص ہمیشہ سچ بولتا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور آگ کی طرف لے جاتے ہیں اور جو شخص ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذّاب لکھا جاتا ہے۔

۸۳- عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَآئِرِ ؟ قُلْنَا : بَلٰی

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ ، وَعَقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَكَانَ مُتَّكِأً فَجَلَسَ فَقَالَ : اَلَا وَقَوْلَ الزُّوْرِ ! فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا : لَيْتَهُ سَكَتَ۔

(بخاری کتاب الادب باب عقوق الوالدین)

حضرت ابوبکرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں بڑے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیں آپ نے فرمایا۔ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی۔ اس وقت آپؐ تکیہ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے اُٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا۔ خبردار جھوٹی بات سے بچنا۔ آپؐ اس جملہ کو اتنا دُہراتے رہے کہ ہم نے کہا کاش آپؐ خاموش ہو جائیں۔

مسلمانوں کا تنزّل

۸۴- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أُمَّتِيْ مَا اَتٰى عَلٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِيْ اِسْرَآئِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً ، قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ ۔

(ترمذی کتاب الایمان باب افتراق ھذہ الامۃ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت پر بھی وہ حالات آئیں گے جو بنی اسرائیل پر آئے تھے جن میں ایسی مطابقت ہوگی جیسے ایک پاؤں کے جُوتے کی دوسرے پاؤں کے جوتے سے ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں سے بدکاری کا مرتکب ہوا تو میری اُمّت میں سے بھی کوئی ایسا بد بخت نکل آئے گا۔ بنی اسرائیل بہتّر۷۲ فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتّر۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ لیکن ایک فرقہ کے سوا باقی سب جہنّم میں جائیں گے۔ صحابہ نے پوچھا یہ ناجی فرقہ کونسا ہے تو حضور نے فرمایا۔ وہ فرقہ جو میرے اور میرے صحابہ کے طریق پر عمل پیرا ہوگا۔

۸۵- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰى عُلَمَآءُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ ۔ (رَوَاهُ الْبیہقی فی شعب الایمان)

(مشکوٰۃ کتاب العلم، الفصل الثالث صفحہ ۳۸ کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۴۳)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اِسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہیگا (یعنی عمل ختم ہوجائیگا) اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں تو بظاہر آباد نظر آئیں گی۔ لیکن ہدایت سے خالی ہونگی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین ہونگے۔ ان میں سے ہی فتنے اُٹھیں گے اور اُنہی میں لوٹ جائیں گے۔ یعنی تمام خرابیوں کا وہی سرچشمہ ہونگے۔

امام مہدی کی بعثت

۸۶-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَأَ : وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ، قَالَ رَجُلٌ مَّنْ هٰؤُلَآءِ یَارَسُوْلَ اللهِ؟ فَلَمْ یُرَاجِعْهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی سَأَلَهٗ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِیْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ عَلٰی سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ : لَوْ كَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَآءِ۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ جمعۃ و مسلم ،صفحہ ۱۷۰)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپ پر سورہ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے اس سورہ کی آیت ''وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ '' پڑھی (یعنی کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہ میں شامل ہیں جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے) تو ایک شخص نے پوچھا یہ لوگ کون ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں ——لیکن ان میں ابھی شامل نہیں ہوئے ۔تو آپؐ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔اس آدمی نے تین دفعہ یہ سوال دُہرایا۔روای کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی اس وقت ہمارے درمیان

بیٹھے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریّا کے پاس بھی پہنچ گیا ہو (زمین سے اُٹھ گیا ہو) تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اسے واپس لے آئیں گے (یعنی آخرین سے مراد ابنائے فارس ہیں جن میں سے مسیح موعودؑ ہونگے اور ان پر ایمان لانے والے صحابہ کا درجہ پائیں گے)۔

۸۷-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْحَرْبَ وَیَفِیْضُ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرًا مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ، ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْهُرَیْرَةَ وَاقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَکُوْنُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا ۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسٰی بن مریم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قَسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے عنقریب تم میں ابن مریم (یعنی مثیلِ مسیح) نازل ہونگے۔ صحیح فیصلہ کرنے والے۔ عدل سے کام لینے والے ہونگے۔ صلیب کو توڑیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے ——— لڑائی کو ختم کریں گے (یعنی اس کا زمانہ مذہبی جنگوں کے خاتمہ کا زمانہ ہوگا اسی طرح وہ روحانی مال بھی لُٹائیں گے لیکن کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ ایسے وقت میں ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا (یعنی مادیت کے فروغ کا زمانہ ہوگا) یہ روایت کرتے

ہوئے ابو ہریرہ کہتے ہیں اگر تم چاہو تو یہ آیت وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۔ پڑھ کر اس سے سمجھ سکتے ہو کہ اہل کتاب میں سے کوئی نہیں مگر وہ اپنی موت سے پہلے اس پر ایمان لائے گا اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوگا۔

۸۸- اَلَا اِنَّ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ نَبِيٌّ وَلَا رَسُوْلٌ، اَلَا اِنَّهٗ خَلِيْفَتِيْ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ ، اَلَا اِنَّهٗ يَقْتُلُ الدَّجَّالَ وَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ، اَلَا مَنْ اَدْرَكَهٗ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ السَّلَامَ ۔

(طبرانی الاوسط والصغیر)

یاد رکھو مسیح موعود اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں۔ یاد رکھو وہ میرے بعد میری اُمّت میں میرا خلیفہ ہوگا۔ ہاں وہ دجّال کو قتل کریگا۔ صلیب کو پاش پاش کریگا۔ جزیہ ہٹا دیگا (کیونکہ مذہبی جنگوں کا زمانہ ختم ہوجائے گا اور ملکی لڑائیوں کے انداز بدل جائیں گے) یاد رکھو جو بھی مسیح موعود سے ملاقات کا شرف حاصل کرے وہ میرا اسلام انہیں ضرور پہنچائے۔

۸۹- عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مِنْكُمْ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَلْيَقْرَئْهُ مِنِّي السَّلَامَ

(درمنثور صفحہ ۲۴۵/ ج ۲)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو مسیح موعود سے ملنا نصیب ہو وہ میری طرف سے انہیں میرا اسلام پہنچا دے۔

۹۰- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا

رَاَيْتُمُوْهُ فَبَايِعُوْهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ فَاِنَّهٗ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيْ۔

(ابن ماجه كتاب الفتن)

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مہدی کو پاؤ تو اس کی بیعت کرو خواہ تمہیں برف کے تودوں پر سے گزر جانا پڑے تو جاؤ۔ کیونکہ وہ خلیفۃ اللہ ہے اور مہدی ہے۔

۹۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَمَّكُمْ مِنْكُمْ ۔

(بخاری كتاب الانبياء باب نزول عيسىٰ بن مريم علیہ السلام ۔مسند احمد جلد ۲ صفحه ۳۳۶)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری حالت کیسی نازک ہوگی جب ابن مریم یعنی مثیلِ مسیح مبعوث ہوگا جو تمہارا امام اور تم میں سے ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ تم میں سے ہونے کی وجہ سے تمہاری امامت کے فرائض انجام دے گا۔

۹۲- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔

(سنن دار قطنی باب صفة صلٰوة الخسوف والكسوف وهيئتهما)

حضرت محمد بن علیؓ نے فرمایا پیشگوئی کے مطابق ہمارے مہدی کی صداقت کے دو۲ نشان ایسے ہیں کہ جب سے زمین وآسمان پیدا ہوئے وہ کسی کی صداقت کے لیے اس طرح ظاہر نہیں ہوئے اوّل یہ کہ اس کی بعثت کے وقت رمضان میں چاند گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ (یعنی ۱۳؍رمضان) کو چاند گرہن لگے گا اور سورج گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ (یعنی ۲۸؍رمضان) کو سورج گرہن لگے گا اور یہ دو نشان اس رنگ میں پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔

خُطبہ حجۃ الوداع

۹۳-عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الاَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنِیْ أَبِیْ أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَیْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ ثُمَّ قَالَ : أَیُّ یَوْمٍ أَحْرَمُ أَیُّ یَوْمٍ أَحْرَمُ، أَیُّ یَوْمٍ أَحْرَمُ ؟ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ: یَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ یَا رَسُوْلَ اللهِ .قَالَ فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَیْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ یَوْمِكُمْ هٰذَا ،فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا ،فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا ،أَلَا لَا یَجْنِیْ جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ ،وَلَا یَجْنِیْ وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ ،وَلَا وَلَدٌ عَلَى وَالِدِهِ، أَلَا إِنَّ الْمُسْلِمَ أَخُو الْمُسْلِمِ ،فَلَیْسَ یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ مِنْ أَخِیْهِ شَیْئٌ إِلَّا مَا أَحَلَّ مِنْ نَفْسِهِ، أَلَا وَإِنَّ كُلَّ رِبًا فِی الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوعٌ ،لَكُمْ رُؤُسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ غَیْرَ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ ،أَلَا وَإِنَّ كُلَّ دَمٍ كَانَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوعٌ ،وَأَوَّلُ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِیَّةِ دَمُ الْحَارِثِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِیْ بَنِیْ لَیْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَیْلٌ ،أَلَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَیْراً ، فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ ،لَیْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَیْئًا غَیْرَ ذٰلِكَ إِلَّا

أَنْ يَأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ ،فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْ هُنَّ فِي
الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ ،فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا
تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا۔ أَلَا وَإِنَّ لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقًّا
وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا ،فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ فَلَا
يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَأْذَنَّ فِيْ بُيُوتِكُمْ لِمَنْ
تَكْرَهُو نَ ۔أَلَا وَإِنَّ حَقَّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي
كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ۔

(ترمذی أبواب التفسير سورة التوبه)

۹۳-سلیمان بن عمرو بن الاحوصؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں شامل ہوئے تھے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد کچھ نصائح فرمائیں اور پھر صحابہ سے پوچھا۔کونسا دن زیادہ حرمت والا ہے؟ راوی کہتا ہے کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ حجِ اکبر کا دن سب سے زیادہ عزت والا ہے۔آپؐ نے فرمایا پس یقیناً تمہارے خُون اور تمہارے مال اور عزتیں تمہارے لیے ایسے ہی عزّت وحرمت رکھتے ہیں جو عزّت یہ دن تمہارے اس شہر اور مہینہ میں رکھتا ہے اور سنو کوئی ظلم کرنے والا سوائے اپنے نفس کے کسی پر ظلم نہیں کرتا پس کوئی باپ بیٹے پر یا بیٹا باپ پر ظلم نہ کرے۔

پھر سن رکھو! مسلمان مسلمان کا بھائی ہے پس کسی مسلمان کے لئے اپنے کسی بھائی کی کوئی چیز جائز اور حلال نہیں سوائے اس چیز کے جو کوئی خود دیدے۔اور یہ بھی سن لو کہ جاہلیت کے تمام سُود آج میں کالعدم کرتا ہوں۔البتہ تم اپنے راس المال کے مالک ہو گے۔نہ تم ظلم کرو گے نہ تم

پر ظلم ہوگا، لیکن میں عباس بن عبد المطلب کا سارے کا سارا سُود (راس المال سمیت) کالعدم قرار دیتا ہوں اور پھر سنو کہ جاہلیت کے خُون کے انتقام بھی آج سے ختم ہیں اور سب سے پہلے میں خود جاہلیت میں اپنے چچا حارث بن عبد المطلب کے کئے گئے خون کا انتقام معاف کرتا ہوں۔ حارث بنولیث میں اپنے زمانہ رضاعت میں ہی قبیلہ ہذیل کے ہاتھوں قتل ہو گئے تھے اور یادرکھو کہ عورتوں سے حُسنِ سلوک کرنا وہ تمہارے پاس مقید ہوتی ہیں پس تمہیں ان پر کوئی اختیار نہیں سوائے اس کے کہ وہ کسی کھلی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں اگر وہ ایسا کریں تو ان کو اپنے بستروں سے جُدا کردو اور بدنی سزادو تو اس حد تک کہ اس کا اثر بدن پر ظاہر نہ ہونے پائے اور اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو پھر ان کے خلاف کوئی راہ تلاش نہ کرو۔

اور سُنو جس طرح تم اپنی عورتوں پر حق رکھتے ہو اسی طرح ان کے حقوق تم پر بھی ہیں۔ اور تمہارا حق اپنی بیویوں پر یہ ہے کہ وہ اپنے گھر ان لوگوں کے لیے آراستہ نہ کریں جو تمہیں ناپسند ہوں اور نہ ہی تمہارے ناپسندیدہ لوگوں کو تمہارے گھروں میں آنے کی اجازت دیں اور سُنو! ان کا حق تم پر یہ ہے کہ ان کی پوشاک اور خوراک کے بارہ میں ان سے حُسنِ سلوک کرو۔

☆......☆......☆